مثنوی گلنا

Masnavi-i Gunnā
Vājid ʿAli Shāh Akhtar

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین ولیعہد جن دنون مین تھا　　اوس زمانیکا ہی یہ سب قصا
فن الفت مین مین بہی یکتا تھا　　محفلِ عشق مین تماشا تھا
نام سلطان عالم اپنا ہے　　اپنی الفت کا سب مین چرچا ہے
اک زنِ فاحشہ تہی گُتنا نام　　راحتِ جان بہی تہی خوش انجام
نائکہ تہی جو اوسکی جانِ جہان　　لوگ کہتے تہی اوسکو بیبا جان

دو

شادی کر دی تھی اوسنی گنا کی
اوسکی خیلی کی ساتھہ چھٹی تھی

اوسکو کہتی تھی روز باتونسی
صاف کرتی تھی ہاتھہ لاتونسی

روز احمق بنا کی رکھتی تھی
کھوٹی باتونسی وہ پرکھتی تھی

ملگیا مین بھی خواب مین اک شب
لی پڑا اضطراب مین اک شب

خواب مین اوسنی مجکو دیکھا تھا
جب وہ چونکی تو سب مین چرچا تھا

یعنی روتی تھی وہ خجستہ سیر
پوچھتی تھی ہر اک سی میری خبر

کبھی گھبرا کی در تلک جاتی
پھر کی پھر ٹھنڈھی سانس بھر آتی

زانوی غم پہ سر جھکاتی تھی
نیک و بد اپنی دلمین لاتی تھی

مثل جرأت یہ شعر بکتی تھی
بیٹھی روتی تھی بلکتی تھی

غم کا کھانا کسی سی کیا کہیئے
کہا کی کچہ چیز جسکی مر رہیئے

عشق میرا ہوا گریبان گیر
بن پڑی جب نہ کچہ اوسی تدبیر

پہنچا فیروز کی زبانی پیام
میر ناظر ہی وہ جو نیک انجام

اوسکی مونس جو تھی حسین علی
اسنی اوس سی یہ نقل کہہ سنی

آیا جب سامنی مری فیروز نقل کرنی لگا یہ وہ دل سوز
یعنی گاہن ہی ایک گنا نام خوبصورت ہی اوزہی گل فام
ناچ سی پائمال کرتی ہے ٹہوکرونسی حلال کرتی ہے
یون گلا بولتا ہی جیسی ستار لحن مضراب اور رنگین ہی تار
کالی زلفوں ہی وہ چہرۂ صاف گردِ شب ہی پیٹھی کا موباف
ساعدِ صاف شمع روشن ہی مہر ومہ اوسکا عکسِ دامن ہے
خواب مین تمکو اوسنی دیکہا ہی اسی زلفونکا اوسکو سودا ہی
شمع کی طرح لو مین جلتی ہے وہ جوانی ستم مین ڈہلتی ہے
وہ شب و روز غم سی روتی ہی نہ تو کہاتی ہی اور نہ سوتی ہی
اپنی شوہر سی روز لڑتی ہے اوس سی ہر بات مین بگڑتی ہی
روز ماں سی بہی جنگ رہتی ہی اپنی گہر بہر سی تنگ رہتی ہی
مینی جب حال یہ سنا اوسکا مین بہی کچہہ اپنی دل مین گہبرایا
یعنی بن دیکہی اوسکو عشق ہوا دیکہہ لیگی تو ہوگی مجنونا

یعنی فیروز سی یہ کی تقریر — اوسکی ملنی کی کیجیی تدبیر
پر سنا ہی کہ ہی وہ شوہردار — وہی لیتا ہی اوس چمن کی بہار
غیر بلبل کا کب گذر ہوگا — بارور اپنا کب شجر ہوگا
گل عارض ہمین ملیگا کب — غنچۂ عاشقی کھلیگا کب
اوسکا شوہر بنا ہی زاغ چمن — ہم نہ ہوینگی بلبل گلشن
طوطی حسن اوسکا شوہر ہے — وہ تو طاؤس کی برابر ہے
اوسکا نشو و نما اوسی سی ہے — اوسکا تو دل کھلا اوسی سی ہے
یہ چہچہی اوس سی روز کرتی ہی — سنتی ہین ہم اوسی پہ مرتی ہی
مینی فیروز سی جو کی تقریر — عرض کرنی لگا وہ باتوقیر
ای ولیعہد آپ کا پیغام — آپ کا لطف اور رنگ کلام
ابھی جا کر کہونگا گنا سے — کیا عجب ہی جو اوسکو ترک کری
چھوڑ دیگی حضور شوہر کو — وہ تو زندان سمجھتی ہی گھر کو
ہوا فیروز کہہ کی یہہ رخصت — رہنما ہو گئی میری الفت

جا کی پہنچا حسین علی کی پاس — بولا اسطرح سی وہ ہو کی اوداس
شیخ جی آپ کیجئی محنت — مری آقا کو اوس سی ہی الفت
توڑ توبہ کو رند بن جاؤ — اوسی بیہوش کر کی لی آؤ
بادۂ عشق اوسکو پلواؤ — بیخودی ہی کچھ اوسکو سمجھاؤ
وہ ولیعہد کی قرین آئی — پیش اختر وہ مہ جبین آئی
جسطرح مریخ سی نکلواؤ — ماہ سی مشتری کو ملواؤ
یعنی چھڑواؤ اوس سی شوہر کو — مہ سی ملواؤ تم ہی اختر کو
نار وہ اور یہ نور کی مورت — دیو وہ اور یہ پری صورت
اسپہ سایہ پڑی سلیمان کا — پھر کو رتبہ ملی پرستان کا
دُرِ شہوار ٹوٹا پتھر سے — وصل مہ چاہیی تھا اختر سی
لوہی سی دُر مین ہو گیا روزن — رخ آئینہ پر پڑا آہن
دیو نی کیا پری دبوچی ہی — کلی ایک ایک پر کہان نوچی ہی
وحشت دل اوسی اوڑاتی ہی — شیشہ سنگ مین سماتی ہی

لو خدا کی لئی ابہی جاؤ | بنی جسطرح اوسکو سمجہاؤ
کہو اب قافسی یہان آؤ | شیشہ تیار ہی اوتر جاؤ
کام کابل کا ہی نہ عامل کا | بس یہ منتر ہی اس پری دل کا
کوئی تعویذ اب نہ لکہوانا | نام سنتی ہی تو چلی آنا
لگی گنڈو نپہ یار مرتا ہی | اوسکا بن سائی دم نکلتا ہی
اس سلیمان کو آنکر دیکہو | چہوڑ و انکا نی جان کر دیکہو
کہیلا کرتی ہو روز بچو نسی | پختہ باتین بناؤ کچو نسی
یعنی راضی کرو اوسی صاحب | میرا آقا ہی آپکا طالب
شیخ جی نی کہا بہت بہتر | ابہی دیتا ہون مین اوسی یہ خبر
یعنی شہزادہ تجہپہ عاشق ہی | تجہسی بہتر ہی تیری لائق ہی
شیخ جی اوٹہہ کہڑی ہوئی کہکر | اور گنا کو دی یہ جا کی خبر
وہ تو عاشق تہی وہ تو شیدا تہی | رہ پوشیدہ سب ہویدا تہی
ہاتہہ سی دلکو تہام بیٹہہ گئی | اوٹہہ کی وہ نیک نام بیٹہہ گئی

شیخصاحب کی پاؤن پڑ پڑکی ہٹ رہی کچہہ زمین مین گڑ گڑکی
سسکیان لیکی وہ تورنی لگی اشک سی روی گل بہگونی لگی
زعفرانی ہوا وہ چہرہ زرد چوٹ کہائی ہوا کلیجی مین درد
بہتری بانکپن کی بہول گئی ٹہاٹہہ اپنی سخن کی بہول گئی
باہر آکر کڑک گئی اوسی مونہہ کی کہائی اٹک گئی اونسی
ہنہہ کٹی خوب صاف رکہتی تہی سبکو وہ خوش غلاف رکہتی تہی
ہول دیتا تہا ایک ایک اوسی کب سمجہتا تہا کوئی نیک اوسی
آنی دو آنی پر وہ مرتی تہی آنی پر اپنا کام کرتی تہی
وہ طمانچہ جو سرپہ مارتی تہی اولٹی پالٹ مین سب سی ہارتی تہی
بکتی تہی پہری وہ شوہر کی چوٹین سب روکتی تہی باہر کی
شیخصاحب سی میر صاحب سی گہر گئی ہی وہ یا علی مدد سی
اور یہہ لٹتی تہی کتنی اہل سپاہ ہر پرچ وہ اکہیڑتی تہی واہ
چہانٹتی تہی وہ رنگ اپنی کدکا چہنٹتی تہی یہ نہ وقت تہا کدکا

کہیں چکا تھا ہر اک سی بہنڈارا ۔ پر اسی شیخ جی نی اب مارا
شیخ جی کا سنا جو اوسنی کلام ۔ یعنی عاشق ہی اک شہ گلفام
پھوڑا یار ہ نکو اوسنی اوسدنسی ۔ وہ پری بطر رکھتی تھی جن سی
او شوہر سی ہی طلاق ہوئی ۔ لفظ طلقتکم سی طلاق ہوئی
مجتہد کی قرین وہ جا پہنچی ۔ بعد احکام شرع آ پہنچی
یعنی لیکر طلاق وہ گلفام ۔ میری پاس آئی وہ بت خودکام
مینی دیکھا تو تیک صورت ہی ۔ کچی مٹی کی پختہ مورت ہی
قد و بالا نہین قیامت ہی ۔ چہرہ مہتاب حسن آفت ہی
چاند کی ٹکڑی دونون عارض ہین ۔ دیکھکر آنکھ سرمہ ہو گیا ہین
پس گیا دل ہمارا چتون پر ۔ پھر پھری ہونٹ خستہ جوبن پر
پستہ لب نی سبز رنگت کی ۔ سیب پستان نی دلمین قوت کی
جب نظر آئی آنکھ کی بادام ۔ لوٹ کر دل ہا گری بادام
حسن کی لو جب نظر آئی ۔ عشق مین ہوئی نشکر آئی ۔

ہر خم زلف سی پہنچہ گیا اک جال
طائرِ رنگ تہا اسیر بلال

زلفین چہوٹین جو اوسکی چہری پر
بال آئینی پر پڑی یکسر

حبشی تہی حلب وہائی ہوئی
سانپ تہی رخ پہ پیچ کہائی ہوئی

یا چنور تہی وہ دونون چہرہ کی
سر خوبی پہ وہ مگس ران تہی

دانت الماس کی سی کنیان تہین
دیکہا بہالا جو خوب انیان تہین

رنگین مسی کی جیسی موئی نجف
صاف تہیسی اوپر برابر صف

ناک تہی موہنہ پہ جیسی شمع کی لو
جسپہ پروانی جان نثار تہی سو

ابرو مین سیڑہیان تجمل کے
پلکین نشتر زنِ رگِ گل کے

اوسکا ماتہا تہا چودہوینکا چاند
بجلی کی بہی تڑپ تہی اوس سی ماند

موسم عشق مین گہٹا زلفین
ابر الفت کا جمگہٹا زلفین

ناک کی چہید عطر دان کہئی
غنچۂ پختۂ جنان سے کہئی

وہ ہونٹی تہی پوستِ بادام
ناک کا بانسہ مغز فندق جام

واہ کہنپٹیان اوسکی کیا تہین وہ
ورقِ حسن کا سرا تہین وہ

جان عاشق وہین دہکتی تہی
دیگ الفت وہین پہ پکتی تہی

یا ستارہ ہی کہنٹی کی دمک
نشتر عاشقان ہوئی تہی گک کی چمک

داغ چیچک کی موںہہ پہ ساری تہے
چاند موںہہ تہا یہ سب ستارے تہے

پلکین آنکہونکی بن گئین تہین نقاب
دانت موںہہ مین تہی جون دُرِ خوش آب

مانگ ماتہی پہ جادۂ ظلمات
سری سی کم نہ بات ایسی بات

پٹیان [illegible] کی عطر خوشبو تہین
سیپیان موتیونسی مملو تہین

مانگ کیا جیسی وہی خنجر تہا
دُرہ افشانکا اوسمین اختر تہا

یا گہٹا مین چمکتی تہی بجلی
یا دہنک تہی وہ موتیونکی لڑی

یا چمک حسن کی اوبہرتی تہی
چاندنی موںہہ پہ کہیت کرتی تہی

کان کا دون جواب کیا امکان
گوشوارہ تہی اوسکی دونون کان

یا وہ دستار عشق کا طرّہ
یا نذرِ حسن کا وہ تہا صرّہ

لوین کانونکی شمع حسن کی لو
جانِ پروانہ کو رکہی جو گرو

ذقنِ صاف چاہ نخشب تہی
وہ کٹوری گلاب کی کب تہی

پہ چینی رنگ تہا قیامت خیز — نمکین رنگ تہا ملاحت ریز

دانت سی ہونٹ جب دباتی تہے — چہونکی جان نکل جاتی تہے

رخ گل پر شکن جو ہر سو تہی — اوسکی چین جبین کا آتو تہی

ہنس چکی جال مین جو وہ گلفام — دیا الفت کا اوسنی پیام

اوسی عادت تہی راست بازی کی — جان لیتی تہی چرہ کی تازی کی

بیچو ویمین سمائی رہتی تہی — رات دن بلبلائی رہتی تہی

تندہی کب کسی پرانی سی — خوش وہ رہتی تہی آنی جانی سی

بلبل آسا وہ مست رہتی تہی — ہر بلندی سی پست رہتی تہی

بلبلونکو یہ تنگ رکہتی تہے — رات دن اونسی جنگ یہ کہتی تہے

کبہی صیاد سی وہ کرتی تہی چہیڑ — کبہی کہوڑا بنا کی کرتی تہی ایڑ

کبہی لاسی سی لپٹی جاتی تہے — کبہی کپنی مین کسمساتی تہے

کبہی شمشاد پر وہ چڑہتی تہے — کبہی اوس سی بہی آگی بڑہتی تہے

کہینچتی تہی گلاب کانٹونمین — پٹیان یہ کہتی تہی وہ بہانٹونمین

کیلی کو کہتی تہی سلائی ہے
پہول کو کہتی تہی ہتورا ہی
تاک انگور سی اٹکتی تہے
پاجامہ اوتار کر وہ بزات
غنچہ بند جب چٹکتا تھا
عشق پیچہ کو دیکہہ کر فی الفور
پاؤن گلشن مین ڈگمگاتا تھا
پہول شبو کا آگئی ہر دہر کی
یہ فلانی بوا دپہ بجتی ہے
ریز کرتی ہون تان لیتی ہون
باغ مین ایسی نگہی آزاد
جب ٹکتی تہی عنبر کوئل پر
آم بہی سارہی موس لیتی تہی

بہٹی کو کہتی تہی چرائی ہے
کیلی کو کہتی تہی سبہرا ہی
خوشی کی طرح وہ لٹکتی تہی
ہر کلیسی لپٹتی تہے ہیہات
اسی یاد آتا تہا کوئی لالا
آڑی ہوجاتی تہی عجب تہی طور
کوئی البیلا یاد آتا تھا
ہنستی تہی یہ کلام کر کرکے
کس سی شہنائی ایسی بجتی ہی
ہنچی سی سبکی جان لیتی ہون
آم کی ٹہنو نسی وہ رہتی تہی شاد
پالتی تہی وہ اپنی ہی بل پر
سیب تک اوسکی چوس لیتی تہی

بجلی کی طرح وہ کڑکتی تہی ۔ باغبانوں پہ وہ پھڑکتی تہی
کبھو کلا ہو گئی تہی کہا کتا کی ۔ پر رکہتی تہی اپنی دادا کی
تسپہ امرس تلک چہوڑتی تہی ۔ کہانیسی اپنا منہہ نہ موڑتی تہی
نہ گیا باغمین بہی وہ لپکا ۔ نہ گدہا مار چہوڑا نہ ٹپکا
کبہی سیندوری کی سائل تہی ۔ کو انگلی پہ جان مائل تہی
بنئہ شیشی کو بنایا تہا ۔ میکشونکو مزا چکہایا تہا
نہ سفیدونسی اسکو تہی رغبت ۔ سبزہ رنگونسی کرتی تہی الفت
گو پاریکا کہیل کہیلتی تہی ۔ اور پپہیانا کی پیلتی تہی
عجب انداز کی تہی وہ گل رو ۔ چونٹڑونسی وہ کرتی تہی اتو
وہ اڑانی کا ذوق رکہتی تہی ۔ اور سپستانسی شوق رکہتی تہی
گنتی ہی آنکہہ وہ لگاتی تہی ۔ پر ایک ایک اوسکی بہاتی تہی
لاکہہ تدبیر ہمنی ٹہرائے ۔ پر نہ باز آئی وہ نہ باز آئی
ایک آلو کی جال مین جو پہنسی ۔ ایسی روئی کہ پہر کبہی نہ ہنسی

پیٹ اوسکی بہرایا کرتی تہی ‏ روز گہر وہ اوسکا کہایا کرتی تہی
منع کرتی تہی سب وضیع وشریف ‏ جانتی تہی وہ سب کو اپنا حریف
چند ہی تہا وہ ڈاری کا پیشاب ‏ ہگ کی کہڈیہ لیتا تہا جو نہ آب
ہوگیا تہا حضور مین ممتاز ‏ کرلیا تہا کچہہ اور ہی انداز
بنگیا تہا اندہیری گہر کا چراغ ‏ ہنس کی چال چلتا تہا وہ زاغ
نہ بڑسکا تہا مجہسی اوس سی ربط ‏ سب وہ بہولا ہوا کچہہ ایسا خبط
سب فراموش کی نمکخواری ‏ دوستی بہی اوڑا چکا ساری
یعنی ایسا گیا تہا اوسکو نہال ‏ کہ وہ گویسی ہو گیا تہا لال
اسقدر ہوگیا تہا وہ ممتاز ‏ بوم سی بنگیا تہا جیسی باز
رات دن میری ساتہہ رہتا تہا ‏ جو نہ کہنا تہا مجہسی کہتا تہا
ہم پیالہ و ہم نوالہ تہا ‏ اور ساری جہانکا سالہ تہا
خرچیان اوسکی ہنین پہ چلتی تہین ‏ رات بہر سب کا دانہ دلتی تہین
ناگہی اک مرد سادہ دل پایا ‏ کام اوس قلتبان کا بن آیا

نام ایسا جگر کا ایسا سخت   تہا غلام رضا وہ کمبخت
روز مجکو ملا ہی رکہتا تہا   اپنی گولی بچا ہی رکہتا تہا
اور گناسی محبسی تہی الفت   نو برس دس برس کی تہی صحبت
سنا اک روز مینی یہہ قصہ   وہ غلام رضا کا ہی حصہ
غصہ بہی آیا پیچ و تاب کیا   رخ کو رشک گل گلاب کیا
اوسی سمجہایا غیر لوگون نے   پر نہ سمجہی وہ قحبہ ایک بہی بنی
سب گنوائی وہ شرط جانبازی   پائی گناسی کیا سرفرازی
محلونمین ہو چکی تہی وہ ممتاز   پر نہ سمجہی ہمارا راز و نیاز
چہوڑ کر سلطنت وہ اندر کی   ٹہوکرین کہاتی ہی وہ باہر کی
مرد کم فہم نی بہی عاشق ہو   تج دیا اپنی مال و دولت کو
چہوڑ کر حکم سارا اور شاہی   دونون کی دونون ہوگئی راہی
مرد تہا چند دن یہان پر قید   باز آئی وہ تاکہ جا بندہی کید
پر نہ باز آیا سخت جان تہا وہ   نہین معلوم دل کہان تہا وہ

[illegible] بات کا زن نی کرگی کید ١٧ اوڑی صیاد نکی لیکر صید

دونون کنیو کو ہو گئی راہی ہمین چھوڑا نہ سلطنت چاہی

لعنتی رات دنکی سہتی ہین دونون خوش خوش وہانپہ رہتی ہین

[illegible] مثنوی کو ای یارو نہ لگاؤ جو دل تو غافل ہو

مجھہ سا خوش ہو وہ خوش مزاج و حسین یہ حکومت یہ شکل یہ آئین

یہ لطافت یہ ظرف یہہ انداز عشوہ اور غمزہ اور ادا اور ناز

یہ اطاعت یہ سن یہ عین شباب یہ ملاحت یہ رنگ مثل گلاب

ایسا بھولی خبر تلک بھی نہ لی مڑکی بھی پھر مری نہ بات سنی

بس کسی اور سی کرینگے کیا عشق کا سن لیا یہ سب چرچا

یاد حق مین ہی کچھہ بسر ہووی داغ عصیانکا سر بسر دھودیے

بس خموش اختر خجستہ خصال کسکا گھر کسکی بات کسکا وصال

زندگی کو بسر کرو صاحب اوسکی الفت کو گھر کرو صاحب

گو ہنسی ہی مگر نصیحت ہیے فائدہ مند یہ فضیحت ہیے